سُوْرَةُ الضُّحٰى

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۱ عمّ ۳۰/۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَالضُّحٰى ۝۱ آفتاب کی روشنی کی قسم ۝۱

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے ۝۲

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳ (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا ۝۳

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے ۝۴

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائیگا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۝۵

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) ۝۶

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا ۝۷

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا ۝۸

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا ۝۹

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا ۝۱۰

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا ۝۱۱

THE MORNING HOURS

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the morning hours
2. And by the night when it is stillest,
3. Thy Lord hath not forsaken thee nor doth He hate thee.
4. And verily the latter portion will be better for thee than the former,
5. And verily thy Lord will give unto thee so that thou wilt be content.
6. Did He not find thee an orphan and protect (thee)?
7. Did He not find thee wandering and direct (thee)?
8. Did He not find thee destitute and enrich (thee)?
9. Therefor the orphan oppress not,
10. Therefor the beggar drive not away,
11. Therefore of the bounty of thy Lord be thy discourse.

اسرار و معارف

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ چھا جاتی ہے یعنی دن کی روشنی اور رات کی تاریکی گواہ ہیں کہ دن کے بعد رات بھی آسکتی ہے پھر خود رات گواہ ہے کہ جب مکمل ہو چکتی ہے تو تاریکی کم ہونے

لگتی ہے اور پھر دن آجاتا ہے۔

قبض و بسط

یہی حال کیفیاتِ قلب کا بھی ہے کہ کبھی واردات بہت تیز اور روشن ہوتی ہیں یعنی بسط ہوتا ہے اور کبھی قبض کی کیفیت وارد ہوتی ہے اور قبض سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ پھر بسط نہ ہوگا کہ چند روز نزول وحی نہ ہوا تو کفار نے طعنہ دیا کہ رب نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ تو رب کریم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کے پروردگار نے نہ تو آپ ﷺ کو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ آپ ﷺ سے خفا ہے کہ آپ ﷺ معصوم عن الخطا نبیؐ اور اللہ کے محبوب رسولؐ ہیں۔ امام الانبیاء ہیں خود اللہ نے آپ ﷺ کو ظاہری اور باطنی طور پر اپنے کمالات بخشے ہیں کہ مخلوق میں آپ ﷺ جیسا کوئی دوسرا نہیں تو بھلا آپ ﷺ سے کیوں خفا ہوگا بلکہ آپ ﷺ کی حالت تو ہر آن پہلے سے بہتر ہوتی چلی جائے گی اور مسلسل ترقی نصیب ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر آن ترقی نصیب ہوگی

نبی کریم ﷺ کو مبعوث ہونے سے لے کر ہمیشہ ہمیشہ ترقی نصیب ہوتی رہے گی کہ دنیا کی زندگی کا ہر لمحہ ترقی پذیر تھا جب آپ ﷺ برزخ میں جلوہ افروز ہوئے تو قیامت تک جہاں کوئی اللہ کا نام لے گا یا نیکی کرے گا اس کا اجر آپ ﷺ کو بھی جائے گا کہ سب آپ ﷺ کی تعلیمات ہیں۔ فرشتوں کا درود اور خود ربِ علی کا درود اس کے علاوہ ہے عین میدانِ حشر میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے ایسے کلمات سکھائے جائیں گے جن سے میں دعا کروں گا وہاں بھی ترقی ہو رہی ہے اور جنت میں تو آپ ﷺ کی شان بہت بلند ہے ہر جنتی کو ہر لمحہ پہلے سے بہتر نصیب ہوگا یہی حال اہل سلوک کا ہوتا ہے کہ ہر آن ترقی پذیر رہتے ہیں بشرطیکہ اللہ اتباعِ نبوّت پہ قائم رکھے کہ ان کی ترقی بوساطتِ رسول ﷺ ہوتی ہے۔

اور دنیا میں بھی ہر روز ترقی نصیب ہوتی رہی دین پھیلتا گیا پھر ریاست مدینہ منورہ بنی پھر فتوحات نصیب ہوئیں کفر تباہ ہوتا چلا گیا اور آپ ﷺ کا دین ہر روز ترقی کرتا چلا گیا۔ اللہ آج کے مسلمان کو بھی یہ توفیق دے ورنہ اسلام کی ترقی کا رک جانا ہمارے مسلمان ہونے کو مشکوک بنا رہا ہے اور آپ ﷺ کو آپ کا ربّ اتنی نعمتیں عطا کرے گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دنیا میں اُمت کو بڑھا کر اور آخرت میں اُمّت کو بخشوا کر بھلا آپ ﷺ یتیم تھے یہ اس کی حکمت مگر کس ناز و نعم سے پلے یہ

اس کا انعام اور آپ ﷺ متلاشی تھے سو آپ ﷺ کو منزل عطا کر دی۔

عجیب بات ہے یہاں ترجمہ "بھٹکتا ہوا پایا" لکھ دیا جاتا ہے جس پہ بے شمار سوال پیدا ہو جاتے ہیں اگر ترجمہ ہی متلاشی یا جستجو اور تلاش میں' لکھا جائے جو درست ہے تو بات صاف ہو جاتی ہے جیسے ہر شئے فطری کمال کے لیے بیقرار ہوتی ہے کلی بنتی ہے تو چٹک کر غنچہ بننے کو تڑپتی ہے اور غنچہ پھول بننے کے لیے بیقرار ہوتا ہے۔ ایسے ہی نبی اکرم ﷺ کے مزاج گرامی میں ظہورِ نبوت اور بعثت کے لیے بیقراری رہتی تھی جس کے باعث آپ مہینوں الگ تھلگ ذکر کرتے رہتے اور حرا میں تشریف لے جاتے۔ یہاں اسی کا ذکر فرمایا کہ آپ ﷺ کو جستجو تھی' ہم نے منزل عطا کر دی۔ وہ اس کی حکمت تھی' یہ اس کا انعام اور آپ ﷺ کو ضرورتمند پایا کہ کوئی بندہ ساتھ نہ تھا' مال و اقتدار نہ تھا' پھر اس قدر محبت کرنے والے خادم عطا فرمائے کہ جہاں بھر گیا اور مال و منال اور اقتدار آپ ﷺ کے قدموں کی دُھول بن گیا لہٰذا آپ ﷺ کی بعثت پر اللہ کا شکر ایسے ادا ہو گا کہ یتیم و بے کس کو اس کا حق ملے اور کسی کمزور کو جھڑک کر اس کا حق نہ چھین سکے اور کسی ضرورتمند سے اس کی ضرورتوں کو روکا نہ جائے اور نہ اس کی سُبکی کی جائے یعنی کمزور و بے نوا کو بھی اس کا حق بھی ملے اور احترام بھی بحیثیت انسان اس کی عزتِ نفس محفوظ ہو یہ تمام امت پہ ہمیشہ واجب ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت کا حکم دیا جا رہا ہے۔

رہائش لباس وغیرہ حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے

اللہ کی نعمتوں کو زبان سے بھی اور اپنے حال سے بھی بیان کیا کیجیے کہ رب جلیل نے جو کمالات دیئے ہیں علم، قوت، اقتدار یا دولت وہ اس کے بندوں کو فائدہ پہنچائے اور اپنی رہائش صورت، لباس سواری وغیرہ اپنے حال اور حیثیت کے مطابق ہو کہ یہ بھی اظہار نعمت ہے۔